

## 275993-کیا مسجد کو خرید و فروخت کی جگہ سے جدا کرنے کے لیے حد بندی ضروری ہے؟

### سوال

ہماری یہ منزلہ ایک بہت بڑی عمارت ہے، اس کے اوپر یا نیچے کو منزل نہیں ہے، ہم یہ چاہتے ہیں کہ اس جگہ کا کچھ حصہ مسجد کے لیے مختص کر دیں، جہاں پر پانچوں نمازیں اور نماز جمعہ ادا کی جائے۔ پھر ہمارا الگا منصوبہ یہ ہے کہ اس جگہ کا کچھ حصہ کار و باری مراکز کے لیے مختص کر دیں اور یہ جگہ مسلمان تاجر و مسافر کو کارائے پر دی جائے گی؛ تاکہ حاصل ہونے والی آمدن مسجد، اسلامی پروگرام اور دعوت کے کاموں میں صرف ہو سکے۔ مجھے یہ معلوم ہے کہ مسجد کی دیوار کے باہر خرید و فروخت کی جا سکتی ہے؛ تو کیا ہم پر لازم ہو گا کہ نماز کی جگہ کے ارد گرد دیوار بنا کیونکہ تجارتی مراکز بھی اسی جگہ پر ہی ہوں گے۔ اور کیا یہ بھی لازم ہے کہ ساری عمارت ہی مسجد ہو؟ یا پھر عمارت کا جزوی حصہ مسجد بنانا جائز ہے؟

### پسندیدہ جواب

#### اول:

عمارت کے کچھ حصے کو مسجد اور کچھ کو تجارتی دکانوں کے لیے مختص کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اسی طرح ساری عمارت کو مسجد بنالیں اس میں بھی کوئی حرج نہیں، یہاں مصلحت اور نمازوں کی ضرورت کو مد نظر رکھا جائے گا۔

اور اگر جگہ واقعی بہت بڑی ہے کہ حقیقی ضرورت سے زائد ہے: تو محسوس ہوتا ہے کہ کچھ حصے میں دکانیں بنالیں اور آمدن کو مسجد پر اور دیگر تعلیمی و دعویٰ سرگرمیوں پر صرف کریں، نیز اگر ان دکانوں کو اس کام کے لیے وقف کر دیں تو یہ اور بھی بہتر ہو گا۔

جیسے کہ "الموسوعة الفقهية" (12/295) میں ہے کہ: "شافعی، مالکی اور حنبلی فقہائے کرام نے گھر کے صرف اوپر والے حصے کو یا صرف نیچے والے حصے کو مسجد بنانے کی اجازت دی ہے؛ کیونکہ اوپر اور نیچے والا حصہ دو الگ الگ جگہیں ہیں دو نوں کو وقف کرنا درست ہے، اسی طرح دو نوں میں سے کسی ایک کو وقف کرنا بھی جائز ہے۔" ختم شد

اسی طرح دائی فتویٰ کمیٹی کے فتاویٰ: (5/220) میں ہے: "جس وقت شروع سے ہی مسجد نیچے اور رہائش اور بنائی گئی ہو تو رہائش کے نیچے مسجد بنانے میں کوئی حرج نہیں ہے، یا پھر رہائش پلے بنائی گئی مسجد بعد میں بنائی گئی ہو تو تب بھی کوئی حرج نہیں ہے؛ لیکن اگر پلے مسجد بنائی گئی اور بعد میں اس کے اوپر رہائش بنائی جائی تو یہ جائز نہیں ہو گا؛ کیونکہ مسجد کی بھت اور اس کے اوپر والے حصے کا بھی وہی حکم ہے جو مسجد کا ہے۔" ختم شد

#### دوم:

مسجد میں خرید و فروخت جائز نہیں ہے، اور اگر کریں جائے تو درست نہیں ہو گی؛ کیونکہ مسند احمد: (6676)، ابو داود: (1079)، نسائی: (714) میں ہے کہ سیدنا عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں خرید و فروخت سے منع فرمایا ہے۔ اس حدیث کو ابابنی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود میں حسن قرار دیا ہے، اور اسی طرح شعیب ارناوووٹ نے بھی مسند امام احمد کی تحقیق میں اسے حسن کہا ہے۔

اسی طرح جامع ترمذی : (1321) میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : (جس وقت تم کسی کو مسجد میں خرید و فروخت کرتے ہوئے دیکھو تو تم اسے کہو : اللہ تعالیٰ تمہاری گم شدہ چیز کا اعلان کرتے ہوئے پاؤ تو اسے بھی کہو : اللہ تعالیٰ تمہاری گم شدہ چیز نہ لوٹائے۔)

اس حدیث کو ابافی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں صحیح کہا ہے۔

اسی طرح علامہ بوقتی رحمہ اللہ "کشف القناع" (366/2) میں کہتے ہیں :

"مسجد میں خرید و فروخت حرام ہے، اسی طرح چیزیں کرتے پر دینا بھی حرام ہے؛ کیونکہ یہ بھی بیچ کی ہی ایک قسم ہے، یہ ممانعت مسکنفت اور دیگر تمام لوگوں کے لیے بھی ہے۔ اس کا ظاہری مضمون تو یہ ہے کہ یہ خرید و فروخت معمولی نو عیت کی ہو یا بڑی، اس کی ضرورت ہو یا نہ ہو سب ہی منع ہیں؛ کیونکہ سیدنا عمر و بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں خرید و فروخت، اور مسجدوں میں شعر پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔"

احمد، ابو داود، نسائی، ترمذی۔ امام ترمذی نے اسے حسن بھی قرار دیا ہے۔

جذاب عمران القصیر رحمہ اللہ نے ایک آدمی کو مسجد میں خرید و فروخت کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا : اولے! یہ آخرت کا بازار ہے، اگر تم خرید و فروخت کرنا چاہتے ہو تو دنیا کے بازار میں چل جاؤ۔

تاہم اگر کوئی مسجد میں خرید و فروخت کر لے تو وہ باطل ہو گی؛ امام احمد رحمہ اللہ کہتے ہیں : یہ اللہ کے گھر ہیں، ان میں خرید و فروخت نہیں کی جاتی۔

جبکہ امام ابو حییض رحمہ اللہ نے مسجد میں بیچ کو جائز قرار دیا، تاہم مالک اور شافعی نے کراہت کے ساتھ جائز کہا ہے۔ "ختم شد

اس لیے مسجد کی حد بندی ضروری ہے تاکہ کوئی بھی شخص مسجد کی حدود میں آ کر خرید و فروخت نہ کرے، اسی طرح حائضہ اور جنینی بھی مسجد میں نہ آئیں، اگر کوئی مسجد میں آ کر بیٹھنا چاہے تو دو رکعت ادا کر کے بیٹھے، اسی طرح جب مسجد کی حد بندی کر دی جائے گی تو اس کی حرمت اور صفائی سترہ ای کا بھی نیال کیا جائے گا، اور وہاں پر فضول حرکت نہیں کی جائے گی، اسی طرح کے دیگر احکامات کی تعمیل مزید آسان ہو جائے گی۔

حد بندی کے لیے بھوٹی یا بڑی دیوار بنائی جا سکتی ہے، یا پھر صرف کارپٹ پھاکر بھی حد واضح کر سکتے ہیں، الغرض کوئی بھی ایسی چیز جس سے واضح ہو کہ یہ مسجد ہے، اس سے حد بندی کی جا سکتی ہے۔

تاہم اگر خرید و فروخت کی دکانیں قریب ہیں تو پھر مکمل دیوار بنانا افضل ہو گا، اس کی وجہ سے نمازیوں کو شور شراہ بہنگ نہیں کرے گا اور نہ ہی قرآن کی تلاوت کرنے والوں کو حرج محسوس ہو گا۔

واللہ اعلم